

<p>۷۱۷ نالگیاں نہ تھی یہ ستر گئے اویس اور کوی دو پوچھا زینت تو بولے یہ اہم نظموں میں اب کس جا پتا ہوا رن میں جاوا اظہار</p>	<p>۷۱۸ بس بے برابر غم و درد کی طغیانی ہو ایجا تقریر سے ہر رنگ کا دل پانی ہو مڑی سے نالین بولے سے خجالی ہو محض کر رہے کہ ابجے رسالی ہو</p>	<p>۷۱۹ اس دم نہیں عباس لا اور سا علیا روئے ہو کہ کب سے ہو جو بدل بار قاسم سے بہت عشق تھا کہ کس سے پیار اک اک کو کیا ہے تو خجرو خواہ</p>
<p>۷۲۰ فوج اب خجریدا سے ہم ہوتے ہیں یہ مے نانا رسول عربی روئے ہیں</p>	<p>۷۲۱ منت ہر کس نہا کس سے بچا و محکو ہند سے واسطہ کب سے کا بلا و محکو</p>	<p>۷۲۲ تم کہتے تھے اصحابی فخریہ میں لودیکو وہ بے گورہے جاگ سپ میں</p>
<p>۷۲۳ اٹھ کر لے لیکر کی باؤ نے فانی وفاق اور لگی گئے ہیں سون پہنچا تو بان اور کئی گئے تھے پوچھا اور کئی گئے تھے پوچھا</p>	<p>۷۲۴ کیا دانغ کا جہ سے کہیں بیان کیا دانغ کا جہ سے کہیں بیان</p>	<p>۷۲۵ اب ہر دم جدید صفدر کو بلاؤ یکسیسی اب موج میر کو دکھاؤ عباس کو اعجاز امت سے اچھاؤ اگر چہ نہیں ہو سکتا تو بیت کو</p>
<p>۷۲۶ اگر کروں آہ جلی فوج یہ ساری آقا کیا کروں بیچ میں روح تھاری آقا</p>	<p>۷۲۷ لشکر نہیں بھائی نہیں اگر نہیں میرا اب کوئی کج خلق کب نہیں میرا</p>	<p>۷۲۸ اب صلح کا اس قوم سے بیخام کو تم اب صلح کا اس قوم سے بیخام کو تم</p>
<p>۷۲۹ بولے اچھے اب ستر سے کہنا بدل بولے اچھے اب ستر سے کہنا بدل</p>	<p>۷۳۰ تہاں کے عالم میں تو تارکے تہاں کے عالم میں تو تارکے</p>	<p>۷۳۱ بیت نہیں تو اور کوئی انشاؤ بیت نہیں تو اور کوئی انشاؤ</p>
<p>۷۳۲ مے موم دینگے علی سانگو کو شرت کو جبکہ ہر یوں کے تو تھامے گا بے شرت کو</p>	<p>۷۳۳ کس درجہ نہیں ناز تھا مقاد و دو کس درجہ نہیں اب کوئی فدا شاہ میں</p>	<p>۷۳۴ بھالے رہیں بیکار نہ خجری میں بیکار بھالے رہیں بیکار نہ خجری میں بیکار</p>

<p>۱۱۵ یہ کہنے سے جو کہ کائنات سے ابرار اور اہل حقانہ کہ یا حیدر کرار وہ تین تھی ایسا عقہ قدیمت غفار مومن کہنے کو بھی کافر ہے یہ تبار</p>	<p>۱۱۶ کشتی میں نشان ہوا وہ تاج و تینار نہیں کی طرف دیکھو کہے نام تبار چلے کہا اور یہ حیدر کرار</p>	<p>۱۱۷ دو کہ کہا زینب نے کہ اگر بھائی زین لاٹے تو شہیدوں کے سطلار کو لپٹو ہم کو بھی وہ اس کے جاؤ کسی جھے شہ نے کہا مال دو درواہ پر</p>
<p>۱۱۸ یوں گرتی تھی وہ لشکر سفاک کے اوپر جس طرح سے بجلی خسُ خاشاک کے اوپر</p>	<p>۱۱۹ اب طلقہ گرداب میں کشتی کا گذر حل کر مری مشکل کو توحید رکا پسر</p>	<p>۱۲۰ نوا او سکی بچانے کے لئے جاتا ہر شہید جاتا ہر اچھی اور اچھی آتا ہے شہید</p>
<p>۱۲۱ ان شان سے لڑنا تھا وہ چلو کا نوا ناگاہ مناشہ سے کہ زوالی میں ہرا پاسے مڑ کر لے کا ناما تیردی بکھا تینوں تک کہ تلو اور اب کر بکھینا</p>	<p>۱۲۲ اسے شاہ و تخت کب مود کا غمین دریا میں ہوا اب تیر مری کا مکیب اعجاز سے شہ کے بوجہ ہو گیا کھچ سے بچا کی شکل کو زین</p>	<p>۱۲۳ اور تاج و تینوں میں بھی ہر جہان زینب نے کہا طبعی اللہ کہ بیان بہ وقت ہوا یا نوا</p>
<p>۱۲۴ گوق نے تجھے زور ید اللہ دیا ہے پر شیر تو مظلوم کا الال پایا ہے</p>	<p>۱۲۵ بیگور و کفن لاشی پڑی میں شہدائے بے وارث و والی بن حرم خیر و لے</p>	<p>۱۲۶ تم جاؤ وہاں اور یہاں گھر کا لوجہ تم مجھ سے چھوڑو اور میں آج سے چھوڑ جا</p>
<p>۱۲۷ سننے جی کی بیان میں منجی اللہ لکھنا یوں میں اب بچو یہ بوجہ دیکھو کہ سفین تھا کوئی بندہ اللہ اور کشتی سباب تجارت بھی ہمراہ</p>	<p>۱۲۸ دیا سے مخاطب ہوجو تیرے تیر اور اب وان ساسون کے تیر نقل کی زمین سے یہ کہا بدل کر سوئے مجھے جانا بوجہ علی کا اور</p>	<p>۱۲۹ القصہ روانہ ہوا وہ کل کا مودگار اعجاز شہ دین سے زمین کو بولی ابرار دم میں وہی دریا یہ تھا وہ سید ابرار نویا کہ اسے اب تیر دار تیر جا</p>
<p>۱۳۰ ناگاہ چلی تیر ہوا حکم خدا سے کشتی کو تزلزل سا ہوا موج ہوا سے</p>	<p>۱۳۱ اگر سے گہبان سے حضرت سے گہبان اگر گنج شہیدان سے لشکر سے گہبان</p>	<p>۱۳۲ کشتی یہ مہر سے دوست کی ہر فرق ہو تاعقدہ کشائی میں ہر فرق ہو</p>

<p>۵۲۶ اور بچھے اب تک کوئی قسم جو کچھ سے اس کی اور اس قسم جو قلعے بیجان ہیں قسم جو کشتی قائم مضطر کی قسم جو</p>	<p>۵۲۷ روز بوجا کشتی سے وہ جبر اور تریا چور کیا شہر کو اور روس کے نایا مولائے کشتی سے ہوتے تیر تیا کس غلام پر قسم نے سید کو تیا</p>	<p>۵۲۸ کس نے کہا بھائی میں بانی ہو گیا دنیا سے گناہ تیرے میں سب سے شش ہر لپٹا میں غلام علی ہا اک باقی کا فطرہ نورا اور سب سے</p>
<p>۵۲۹ چھ صفت آئے ہیں اس قسم جو اک باغ تھا بانی میں اس قسم جو کشتی کو کیا در طے سکا ان میں باہر بہت ہی غل تھا زبردت اور</p>	<p>۵۳۰ وٹنے لگے کشتی میں مضطر کیا حال میں تھے کون کو بندہ اور نانا ہی کی امت نے تیا یہ قسم جو تیرا دن ہے نہیں بانی ہی</p>	<p>۵۳۱ چھ نام تیا اور سجاد حویج کا وٹا یہ قسم جو ہے تیا ہی میرا یہ کچھ اور انہوں نے اس قسم جو وار جو ہو کر ہے بلا میں ہی</p>
<p>۵۳۲ اس پیاس میں کیا طاقت فرزند علی جو بان قدرت بادوی بد اسدی ہی جو</p>	<p>۵۳۳ تہائی ہے بشیر کا یا در نہیں کوئی سب قتل ہوئے قتلش برا نہیں کوئی</p>	<p>۵۳۴ سب لاشیں اس طرح سے قتل میں گھر میں اور بیسیان یوڑھی یہ پریشان کھڑی ہیں</p>
<p>۵۳۵ اور میں جبر بندانے بہت ہو گیا ابراہیم کو کب نہیں پاپا پر بھگتوں اور نے کیا شکر کا ہنس کر کہا زور سے ایام آقا</p>	<p>۵۳۶ کھپ کر تاج نے یہ دور کے نایا اور کس سے وارث کے والی کے پیاس تو کسی دن ہو اور کس سے بانی بیان جو کرے نوش کرنا</p>	<p>۵۳۷ کس نے کہا زینب ناشاد نے یہ تاج کو جو پاپا نے تیرے شہ ہونے کے ہاں اور کچھ اب کیوں کو لجاؤ ذرا کھنے کے</p>
<p>۵۳۸ برزخ ہزاروں ہیں شہدین کے بدن میں اور عکس شہادت کے میں آئینہ میں</p>	<p>۵۳۹ یہ ظلم و ستم اور امام دو جہان پر سو جان صد گز میں کی خاک بان</p>	<p>۵۴۰ اس وقت درخیم سے ہو جاؤ کنار لڑنا ہو تو رو کیجیو لاشے پہ ہمارے</p>

<p>۵۳ اس نور کو جو وقت تغیر نہ کرے کھانا اک جھوکے کھانے کے سوا کسی اور کس نے علی کہہ سکا ہے میرے پاس نور کو اور ایدھرت نے بنایا</p>	<p>۵۲ مرا لہ اک مومن کو علی اکبر کی زیارت پر حضور میں ہے صنعت اور کی زیارت نظارہ عباس سے جدید کی زیارت کائنات کی زیارت پر میری زیارت</p>	<p>۵۱ زینب نے کہا جی میں بھائی کا شمار مشراق اجل اب شہ مردان کا بیار منظور ہے مجھے نہ کوئی مارا یو صا جو ہے کہ چلو جیسے میں ظارا</p>
<p>کیا ٹھیک زیارت ہے رسول عربی کی تصویر نہیں جان ہے تصویر نبی کی</p>	<p>جس کا کلہ پڑھتے ہو تصور ہے اس کی وہ مصحف ناطق ہے یہ فیصیح ہے اس کی</p>	<p>ہم ہونگے مشغول جو یان آہ کما میں دہان ہوگا خلل بخشش است کی دعا میں</p>
<p>۵۴ جو ہو تو کس کے سب سے بھی کس شکل ایسا ہے کہ کبھی کسی نے نہ باتوں میں اور کبھی کسی نے نہ قطعہ نظر ان باتوں کے ساتھ اور ان اظہار ان باتوں کے ساتھ اور ان</p>	<p>۵۳ اور آئینہ نور خداوند سے ہے اور آئینہ روستا ہے نبی کریم کے اس کو کیوں متفرق کہوں کیونکہ ہو جلوہ وہاں ہے وہ یوں تھا کہ</p>	<p>۵۲ اب سے جو طین مسلمان نے بکار لو شاہ کا مس ظالم بدین نے اوتارا اک زینب کیسے ترا جانی کیا مارا تفکل میں تو تیا ہے یہ نقد کا پیارا</p>
<p>جو بیمار کیا کرتا ہو خون کے کسر کو سورگھ سے وہ خنجر کے تیلے پر چلے گا</p>	<p>یہ اوس جہاز ہے نہ ہی اس سے جہاز ہے اک جان دو قالب انھیں لینے کو بجائے</p>	<p>اب میان میں تلوار کو کرتا ہے ستگر بشیر کے سینہ سے اوترا ہے ستگر</p>
<p>۵۵ یہ حادثہ پیش ہے چون نے والا اکبر سے جد بو نے میں اب بولا جس نے جسے شاہ نے پیش میں پہننے کے لیے جانا ہے وہ بیون والا</p>	<p>۵۴ عالم میں نظار تو یہ دو نور ہیں باطن میں اگر ایک ہیں تو کون گو شمعین ہزاروں ہوں کس نے نور کو جو وہ بصارت ہے ہر مغرور</p>	<p>۵۳ میں نے زیادوں کے کھولے ہیں تفکل میں نے کھولے ہیں دیکھا ہے لاشہ کو عدو کے ہاتھوں خاموش دیر آج نہ کہہ پوچھوں</p>
<p>ناشادہ ہے کہ میں ساہا ہے ارمان بھرا ہے جس طرح سے وہ انکھیں ہوں ان پر ایک نظر</p>	<p>اس نور کی گرانی کا یوں دل ایتھرو جس طرح سے وہ انکھیں ہوں ان پر ایک نظر</p>	<p>اب فاطمہ کی آل ہے اور یاروں کا غم ہے اب عورت بشیر ہے اور قید ستم ہے</p>